امام صادق علیہ السلام آنلائن مدرسہ

خلاصہ درس ۴۴

اسم فاعل: فعل سے مشتق ہوتا ہے اور حدوثِ عمل کا معنی دیتا ہے بر خلاف صفت مشبہہ کے جس میں ثبوت کا معنی پایا جاتا ہے۔

ا۔اسم فاعل اپنے فعل مضارع کا عمل کرتا ہے:

- **مصنف کتاب:** بشرطیکہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو جیسے: زَيْدٌ ذَاْهِبٌ اَخُوْهُ الْآنَ اَوْ غداً، زَيْدٌ ضارِبٌ غُلَامُه عَمْراً الْآنَ اَوْ غداً. اور اگر ماضی ہو تو ضروری ہے کہ مضاف ہو جیسے: زيدٌ ضارِبُ عمرٍو اَمْسِ.
- **کسائی:** بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے۔
  - اسم فاعل اگر ماضی کی حکایت کرے تو بغیر اضافت کے بھی عمل کر سکتا ہے جیسے آیت: وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ۔ یہاں كَلْبُهُمْ: مبتدا بَاسِطٌ: اسم فاعل (هو ضمیر مستتر اس کا فاعل) ذِرَاعَيْهِ: اس کا مفعول بہ

اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر بنے گا مبتدا کی۔ (یہ جملہ ماضی کے ایک واقعہ (اصحاب کہف) کی حکایت کر رہا ہے اس لئے یہاں پر اسم فاعل عمل کر رہا ہے۔)

  - ایک اور جگہ جہاں اسم فاعل ماضی کے معنی میں ہوتے ہوئے عمل کرتا ہے یہ ہے کہ اس کے مضاف الیہ کے علاوہ ایک دوسرا معمول بھی ہو جس کو نصب دے گا ایک فعل مقدر جس پر (مذکورہ) اسم فاعل دلالت کرے گا جیسے: زَيْدٌ مُعْطِي عمرٍو دِرْهَماً اَمْسِ۔ یہاں پر زَيْدٌ: مبتدا مُعْطِي: اسم فاعل (هو فاعل مستتر) عمرٍو: مضاف الیہ (مفعولِ اسم فاعل) دِرْهَماً: ایک فعلِ مقدر (اعطىٰ) کا مفعول بہ ہے جس پر مذکورہ مُعْطِي دلالت کر رہا ہے۔ اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر خبر بنے گا مبتدا کی۔

اسم فاعل کے عمل کرنے کے بقیہ شرائط:

۲۔اس سے پہلے مبتدا ہو (اسم فاعل لازم) جیسے زَيْدٌ قَا ئِمٌ أَبُوْهُ (اسم فاعل متعدی) جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا

۳۔اس سے پہلے ذوالحال ہو جَاءَ زَيْدٌ عَادِياً فَرَسَهُ

۴۔اس سے پہلے موصوف ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمٍ غُلَامُهُ بَكرًا

۵۔اس سے پہلے موصول ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمرًا (الف لام)

۶۔اس سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو جیسے أ قَائمٌ الزَيدانِ

۷۔اس سے پہلے حرف نفی ہو جیسے مَا قَائمٌ الزَيدانِ

ImamSadiq.tv